دارالافتاء
٢٦٥٠٠
فتوی نمبر
مورخہ ٢٠٢٣/٩/١٠
بنوری ٹاؤن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل شہر کراچی میں آشوبِ چشم کی بیماری پھیلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے مریض کے آنکھوں سے بکثرت پانی نُمامادہ بہتا رہتا ہے، آیا اس مادہ کے بہنے سے وضو پر کوئی اثر پڑتا ہے یانہیں؟ نیز یہ مادہ پاک ہے یاناپاک ہے؟

سائل: عبدالرحمن

بہادر آباد کراچی

الجواب حامداًومصلیاً

واضح رہے کہ آنکھ سے بہنے والامادہ اگر خون، پیپ یاپیپ نُماگدلایاچکنانہ ہو، بلکہ عام پانی کی طرح صاف ہو تو ایسے مادہ کے پاک یاناپاک ہونے سے متعلق شرعاًیہ تفصیل ہے کہ اگر وہ مادہ آنکھ میں ہونے والے کسی زخم یادانے کی وجہ سے آنکھ سے نکل رہا ہے تو وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے ، لیکن اگر وہ کسی زخم یادانے کی وجہ سے آنکھ سے نہیں نکل رہا بلکہ محض آنکھ کی سوزش یالالی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے نکل رہا ہے تو وہ پاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

آشوب چشم جسے عرفِ عام میں "سرخ آنکھیں، گلابی آنکھیں یاآنکھیں آنا" کہا جاتا ہے کے متعلق ڈاکٹر حضرات سے استفسار کرنے پر معلوم ہوا کہ اس بیماری کی وجہ سے آنکھوں میں آجانے والے جراثیم سے آنکھوں میں موجود بیرونی پرت انفیکشن یاالرجی کا شکار ہو جاتی ہے، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور آنکھوں سے پانی نُمامادہ یعنی آنسوں اندرونی جگہ کے سکڑنے کے باعث کثرت سے بہنے لگتے ہیں، عام حالات میں ابتدائی طور پر اس سے آنکھوں میں زخم نہیں آتا، البتہ بعض اوقات جب مریض بروقت مناسب علاج نہیں کرتا تو یہ انفیکشن بڑھ جاتا ہے اور اس سے آنکھوں میں زخم بھی ہو جاتا ہے ، اور پھر پیپ یاپیپ نُمامادہ بھی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

مذکورہ تفصیل کے مطابق اس بیماری سے عموماً آنکھوں میں کوئی زخم نہیں آتا اور پانی نُمامادہ محض آنکھوں کی سوزش ،الرجی یا کسی انفیکشن کی وجہ سے بکثرت بہتا رہتا ہے، چونکہ یہ ایک طبی مسئلہ ہے جس میں ماہرین طب کی رائے معتبر ہے، اس لئے مذکورہ معلومات کے مطابق شرعاً یہ پانی پاک ہے اور اس سے وضو پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

البتہ اگر کسی کی آنکھ میں یہ انفیکشن اس قدر بڑھ جائے کہ آنکھوں میں زخم بالکل واضح ہو جائے یا کسی مریض کو خود یہ یقین یاغالب گمان ہو یاڈاکٹری معائنہ سے ثابت ہو جائے کہ اس انفیکشن سے اسکی آنکھ میں زخم ہو گیا ہے اور یہ نکلنے والا پانی آنکھ میں موجود اسی زخم کی وجہ سے نکل رہا ہے یا آنکھ سے نکلنے والا مادہ پانی کی رنگت کی طرح صاف اور رقیق نہ ہو بلکہ

CS CamScanner

Scanned with CamScanner

خون، پیپ یا پیپ نما گدلا یا چکنا اور گاڑھا ہو تو ایسی صورت میں وہ مادہ ناپاک ہو گا اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جائے گا، تاہم ایسی صورت میں اگر یہ مادہ کسی ایک نماز کے مکمل وقت آنکھ سے مسلسل اس طرح بہتا رہا کہ وہ ایک فرض نماز پڑھنے جتنا وقت بھی نہ رکا تو ایسی صورت میں ایسا شخص معذور کے حکم میں ہو گا یعنی ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر ایک دفعہ وضو کرکے وقت کے اختتام تک اس وضو سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتا ہے، فرض، نفل، قضاء اور تلاوت قرآن وغیرہ کر سکتا ہے، اگرچہ اس دوران وہ عذر جاری ہو۔

الدر المختار (1/ 147)

(كما) لا ينقض (لو خرج من أذنه) ونحوها كعينه وثديه (قيح) ونحوه كصديد وماء سرة وعين (لا بوجع) وإن خرج (به) أي بوجع (نقض) لأنه دليل الجرح، فدمع من بعينه رمد أو عمش ناقض، فإن استمر صار ذا عذر مجتبى، والناس عنه غافلون.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 147)

(قوله: وصديد) في المغرب: صديد الجرح ماؤه الرقيق المختلط بالدم (قوله: وعين) أي وماء عين: وهو الدمع وقت الرمد. وفي بعض النسخ وغيره بدل وعين: أي غير ماء السرة كماء نفطة وجرح (قوله: لا بوجع) تقييد لعدم النقض بخروج ذلك، وعدم النقض هو ما مشى عليه الدرر والجوهرة والزيلعي معزيا للحلواني.

قال في البحر: وفيه نظر، بل الظاهر إذا كان الخارج قيحا أو صديدا لنقض، سواء كان مع وجع أو بدونه لأنهما لا يخرجان إلا عن علة، نعم هذا التفصيل حسن فيما إذا كان الخارج ماء ليس غير. اهـ. وأقره في الشرنبلالية، وأيده بعبارة الفتح الجرح والنفطة وماء الثدي والسرة والأذن إذا كان لعلة سواء على الأصح اهـ فالضمير في كان للماء فقط فهو مؤيد لكلام البحر. وفيه إشارة إلى أن الوجع غير قيد بل وجود العلة كاف، وما بحثه في البحر مأخوذ من الحلية، واعترضه في النهر بقوله لم لا يجوز أن يكون القيح الخارج من الأذن عن جرح برئ، وعلامته عدم التألم

فالحصر ممنوع اهـ: أي الحصر بقوله لا يخرجان إلا عن علة. وأنت خبير بأن الخروج دليل العلة ولو بلا ألم، وإنما الألم شرط للماء فقط، فإنه لا يعلم كون الماء الخارج من الأذن أو العين أو نحوها دما متغيرا إلا بالعلة والألم دليلها بخلاف نحو الدم والقيح.

ولذا أطلقوا في الخارج من غير السبيلين كالدم والقيح والصديد أنه ينقض الوضوء ولم يشترطوا سوى التجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير، ولم يقيدوه في المتون ولا في الشروح بالألم ولا بالعلة، فالتقييد بذلك في الخارج من الأذن مشكل لمخالفته لإطلاقهم (قوله: وعمش) هو ضعف لرؤية مع سيلان الدم في أكثر الأوقات درر وقاموس (قوله: ناقض إلخ) قال في المنية: وعن محمد إذا كان في عينيه رمد وتسيل الدموع منها آمره بالوضوء لوقت كل صلاة لأني أخاف أن يكون ما يسيل منها صديدا فيكون صاحب العذر. اهـ.

قال في الفتح: وهذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب، فإن الشك والاحتمال لا يوجب الحكم بالنقض، إذ اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم بإخبار الأطباء أو بعلامات تغلب

دار الافتاء جامعہ ابو ہریرہ ... (stamp)

CamScanner
Scanned with CamScanner

وأقول : هذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب ، فإن الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض إذا اليقين لا يزول بالشك والله أعلم . نعم إذا علم من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء أو علامات تغلب

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة (1/ 40)

وفي «نوادر هشام» عن محمد رحمه الله: الشيخ إذا كان في عينيه رمد، وتسيل الدموع منها آمره بالوضوء لوقت كل صلاة: لأني أخاف أن ما يسيل قيح أو صديد، فإنه قد يكون في الجفون جرح. وإذا جرح دبره إن عالجه بيده أو بخرقة حتى أدخله تنتقض طهارته

الدر المختار – (1 / 305)

(وصاحب عذر من به سلس) بول لا يمكنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ريح أو استحاضة) أو بعينه رمد أو عمش أو غرب وكذا كل ما يخرج بوجع ولو من أذن وثدي وسرة (إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولو حكما) لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط) العذر (في حق الابتداء وفي) حق (البقاء كفي وجوده في جزء من الوقت) ولو مرة (وفي) حق الزوال يشترط (استيعاب الانقطاع) تمام الوقت (حقيقة) لأنه الانقطاع الكامل

امدادالاحکام:1/355

قلت:ان اراد بالعلة مطلق المرض فوجوده فی الزکام مسلم ونفیہ عن ماء فم النائم ممنوع-------والظاهر ان المراد بالعلة فی کلام الفقهاء الجرح لامطلق المرض والا لزم کون الدمع ناقضاً ایضاًلاسیما من ضعیف القلب فانه لایبکی الالعلة فی قلبه۔

فتاویٰ رشیدیہ:295

آنکھ دکھنے میں جو پانی نکلتا ہے پاک ہے اگرچہ بعض نے ناپاک کہہ دیا ہے لیکن تحقیق کے خلاف ہے۔

کفایت المفتی:2/315

ناک سے آنے والا پانی جب تک متغیر اللون نہ ہو اسی طرح آنکھ سے آنے والے آنسو جب تک پانی کی طرح صاف ہو تو نواقض وضو میں نہیں۔

احسن الفتاویٰ:1/22

نظر غائر سے معلوم ہوتا ہے کہ ماء رمد وماء زکام ناقض نہیں، اس لئے کہ منہ کی طرح ناک اور آنکھ اصلی رطوبت کا محل ہے، منہ میں زخم ہونے کی صوت میں جب تک پیپ کا یقین یا خون نظر نہ آئے اس وقت تک لعاب ناقض نہیں اگرچہ عارض کی وجہ سے لعاب کثرت سے بہے، یہی حکم ناک، کان اور آنکھ کا ہونا چاہئے۔ماہرین فن ڈاکٹروں سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ زکام اور رمد کے پانی کا زخم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔---

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طیب غفرلہ

دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی

۲۲/ صفر المظفر/1445ھ

۹/ ستمبر/2023ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء معہد الخلیل الاسلامی
۳/۴۴۵-بہادرآباد-کراچی

CamScanner
Scanned with CamScanner